## سوال

(364) کیا میں والدی کی طرف سے خودحج کروں یا۔۔۔؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ فوت ہوگئیں جبکہ میں چھوٹا ہی تھا، لہذا میں نے ایک قابل اعتماد شخص کو اجرت پرحج کےلیے بھیجا۔ اسی طرح میرے والد کا بھی انتقال ہوچکا ہے اوران میں سے میں کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے بعض رشتہ داروں سے یہ سنا ہے کہ میرے والدنے حج کیا تھا۔ کیا کسی کووالدہ کی طرف سے حج کےلیے اجرت پر بھیجا جائز ہے یا ضروری ہے کہ میں خودان کی طرف سےحج کروں؟ کیا میرےلیےاپنے والدکی طرف سے حج کرنا بھی لازم ہے جبکہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نےحج کیا تھا؟ امید ہے رہنمائی فرماکرشکریہ کا موقع بخشیں گے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگرصورت حال اسی طرح ہے جس طرح سوال میں مذکور ہے توآپ کےلیے اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا اگرآپ اپنے والدین کی طرف سے خودحج کریں اورشرعی طریقے سےحج کی تکمیل کےلیے کوشش کریں تویہ افضل ہے اوراگرآپ دین داراورامانت دارلوگوں میں سے کسی کواجرت پر بھیج دیں تواس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن افضل یہ ہے کہ آپ خود اپنے والدین کی طرف سے حج اورعمرہ کریں اوراگرکسی کونائب بناکر بھیجیں توآپ اسے حکم دیں کہ وہ ان کی طرف سے حج اورعمرہ کرے۔ آپ کا یہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اورحسن سلوک ہوگا۔ اس سلسلہ میں اپنا کچھ مال خرچ کرنا بھی جائزہے بلکہ والدہ کے ساتھ نیکی اوراحسان کے پیش نظرآپ کےلیے ان کی طرف سے حج کرنے کی تاکید مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ انہیں استطاعت نہیں ہے اوراس مذکورہ حالت میں حج میں نیابت جائزہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

## کتاب المناسک: ج2 صفحہ266

محدث فتوی